سوال

میرے لیے ایک نوجوان کا رشتہ آیا جس کی تعلیم مجھ سے کم تھی اس نے ہائی سکول کی تعلیم لے رکھی ہے اور میں بی یونیورسٹی سے فارغ ہوں، اس لیے میں نے یہ رشتہ رد کر دیا، لیکن بعد میں اس نوجوان کی والدہ نے دعوی کیا کہ اس کے لڑکے نے انگلش میں ڈپلومہ کر رکھا ہے، لیکن بعد میں مجھے علم ہوا کہ وہ انگریزی کے بارہ میں کچھ نہیں جانتا اس نوجوان کی والدہ نے کہا کہ وہ تنخواہ چار ہزار ریال ماہانہ پر ملازم ہے، یہ تنخواہ کافی ہے کیونکہ اس کا دادا اسے فلیٹ تحفہ میں دے رہا ہے، اس طرح ہماری شادی ہوگئی لیکن بعد میں مجھے علم ہوا کہ اس نوجوان پر تو بنک کا قرض ہے اور بنک اس کی ماہانہ تنخواہ سے کٹوتی کر رہا ہے، مجھے وہ ماہانہ ایک ہزار ریال دیتا، اور تقریبا تین ماہ سے اس نے ملازمت بھی چھوڑ دی ہے اور دوسرا کام تلاش کر رہا ہے اس کے دادا نے جو فلیٹ دیا ہے اب تک ہم اس میں بھی منتقل نہیں ہوئے، حالانکہ ہماری شادی کو ایک سال اور چار ماہ گزر چکے ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ وہ میرے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا اور اپنے گھر والوں کے ساتھ ہی رہتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ نمازوں میں بھی سستی و کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے، جب میں کہوں تو نماز ادا کر لیتا ہے، اور پھر بہت موٹا بھی ہے جو میرے لیے لذت کے حصول میں مانع ہے، اور پھر اپنی صفائی ستھرائی کا بھی خیال نہیں کرتا، حتی کہ میں اس سے نفرت کرنے لگی ہوں، برائے مہربانی مجھے کوئی حل بتائیں ؟

جواب

الحمد للہ

شادی اللہ سبحانہ و تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جس میں خاوند اور بیوی کو انس و محبت حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک دوسرے عفت و عصمت حاصل کرتے ہیں، اور نیک و صالح اولاد کا حصول ہوتا ہے جس سے زمین میں اللہ کے منہج پر آبادی ہوتی ہے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے تمہاري بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے مابین محبت و الفت اور ہمدردی قائم کر دی، یقینا غور و فکر کرنے والوں کے اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں الروم (21).

ان مقاصد کے حصول کے لیے شادی مشروع کی گئی ہے اس لیے اگر یہ مقاصد حاصل نہ ہوں تو پھر طلاق مشروع ہوتی ہے، تا کہ دوسری ازدواجی زندگی کے لیے راہ تیار کی جاسکے جس میں نکاح کے اہداف و مقاصد کا حصول ہوسکے

آپ نے جن اسباب کا ذکر کیا ہے، ان کی بنا پر آپ کے لیے طلاق مانگنا مباح ہے

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"بغیر کسی سبب کے "یعنی بغیر کسی ایسے سبب کے جس کی بنا پر علیحدگی کی ضرورت پڑے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت پر حسن معاشرت کرنا ضروری ہے، اور اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اچھے طریقہ سے اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور بغیر کسی علت و سبب کے طلاق کا مطالبہ مت کرے

اگر کوئی علت و سبب ہو تو پھر طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلا : بیوی کے حق میں خاوند بخل سے کام لیتا ہو، یا پھر بہت زیادہ معصیت و نافرمانی کرنے والا ہو یعنی نشہ وغیرہ کرتا ہو، یا پھر بہت زیادہ راتوں کو بیدار رہتا ہو اور بیوی کو چھوڑ رکھے، یا اس طرح کا کوئی اور سبب ہو تو یہ قابل قبول عذر میں شامل ہوگا " انتہی

ماخوذ از : فتاوی الطلاق (264).

آپ نے جو اسباب بیان کیے ہیں ان کی بنا پر اگرچہ آپ کے لیے طلاق لینی مباح ہو جاتی ہے لیکن طلاق کا مطالبہ کرنے سے قبل آپ کو چند ایک امور کا خیال کرتے ہوئے طلاق لینے کے بارہ بہت زیادہ غور و فکر کرنی چاہیے، ذیل میں ہم چند ایک امور پیش کرتے ہیں ان کا خیال ضرور کریں :

اول :

خاوند کی اصلاح کی امید خاص کر جب آپ اپنے علیحدہ فلیٹ میں منتقل ہو جائیں تو ہو سکتا ہے وہ آپ کی طرف سے اسے دلیری دلانے کی بنا پر وہ نماز کی پابندی کرنے لگے، اور اللہ تعالی اس کے رزق میں بھی وسعت کر دے، اور وہ آپ کو راضی رکھنے کی سعی و کوشش کرے، اور آپ جس اذیت سے دوچار ہیں اس سے چھٹکارا دلانے کی کوشش کرے

تو اس طرح آپ کو خاوند کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر اللہ کی جانب سے اجر و ثواب حاصل ہو، کہ آپ نے اس کی حالت تبدیل کرنے میں معاونت کی، اس لیے آپ اپنے آپ سے دریافت کریں، اور اپنے خاوند کے حال میں غور و فکر کریں

اگر آپ کو نظر آئے اور امید ہو کہ وہ تبدیل ہو جائیگا اور اس کی حالت میں اصلاح پیدا ہو جائیگی تو پھر آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور اللہ سے اجر و ثواب کی نیت رکھیں، اور یہ علم میں رکھیں کہ صبر کا پھل اور نتیجہ کامیابی اور تنگی و مشکل سے چھٹکارا کی صورت میں ہوتا ہے

کتنی ہی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے خاوند کے برے اخلاق اور برے سلوک پر صبر و تحمل سے کام لیا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے خاوندوں کی حالت بدل دی، اور وہ بہترین خاوند بن گئے، جو اپنی بیوی کے صبر و تحمل اور نیکی و احسان کی قدر کر کے اسے کبھی نہیں بھولتا

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دور کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی و عداوت ہے ایسا ہو جائیگا کہ جیسے دلی دوست ہو

اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے اور کوئی نہیں پا سکتا فصلت (34-35).

خاوند کی اصلاح کرنے میں عورت کا بہت بڑا دخل ہے وہ اسے خیر و بھلائی اور فلاح و کامیابی کی طرف لانے میں کامیاب ہو سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس کے لیے حکمت اور نرمی و شفقت اور اچھے اسلوب کو استعمال کرے، اور اسے پہلے اپنے خاوند کی دینی اصلاح کرنی چاہیے، اور پھر بدنی اور مادی اصلاح کی طرف جائے

کیونکہ اگر خاوند کی دینی اصلاح ہو جائے تو پھر اللہ کے فضل و حکم سے سارے معاملات و امور میں ہی سیدھا ہو جائیگا

دوم :

آپ یہ مد نظر رکھیں کہ اگر طلاق ہوگئی تو آپ کی حالت کیا ہوگی، اس چیز پر غصہ کی حالت میں یا پھر خاوند سے نفرت کی حالت میں حکم نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ اس کے لیے غور و فکر اور تدبر کی ضرورت ہے

کیونکہ ایک عقلمند عورت ایک ایسے خاوند کے ساتھ زندگی گزرانے پر راضی ہو سکتی ہے جس میں خیر و شر اور برائی و نیکی پائی جاتی ہو، لیکن وہ طلاق یافتہ ہو کر زندگی نہیں بسر کر سکتی، کیونکہ طلاق کی صورت میں اسے اکیلاپن اور پریشانی اور دوسرے خاوند کی تلاش جیسی مشکلات حاصل ہونگی، کیونکہ اس دور میں تو بہت ساری عورتوں کی شادی کی عمر ڈھل چکی ہے اور ان کی شادی نہیں وہ شادی کی آس لگائے بیٹھی ہیں تو پھر ایک مطلقہ کا کیا حال ہوگا، کہ کنواری کے لیے شادی مشکل ہو رہی مطلقہ کیسے کریگی

لیکن اس میں عورتیں مختلف ہیں، ہو سکتا ہے مطلقہ عورت اپنے دین و اخلاق اور خوبصورتی یا مال و نسب کی بنا پر مرغوب ہو

سوم :

آپ کو کثرت کے ساتھ اللہ کے سامنے گریہ زاری کرنی چاہیے کہ وہ آپ کو رشد و ہدایت نصیب فرمائے اور آپ کو نفس کے شر سے محفوظ رکھے، آپ فیصلہ کرنے سے قبل استخارہ ضرور کریں

استخارہ کرنے کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (11981) اور (2217) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ آپ کو خیر ہدایت اور کامیابی و نجات نصیب فرمائے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

67940